تبرکات و نوادر

غیر مطبوعہ خطوط

مولانا مفتی محمد حسن امرتسریؒ
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
بنام
شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

(۱)

بخدمت شریف مخدومی و محترمی دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کے مدرسہ کا حال معلوم ہوکر دل بہت خوش ہوتا ہے۔ ابھی تک مدرسہ کی اور جناب کی زیارت نہیں ہوسکی[۱]، مدرسہ اور جلسہ[۲] کی حاضری سے بہت معذور ہوں۔ لات کٹوانے کے بعد کثرت پیشاب اور تکالیف بھی ایسی ہیں کہ سوائے گھر کے بہت مشکل سے پوری ہوتی ہیں۔

احقر محمد حسن[۳] خادم جامعہ اشرفیہ

مخدومی و محترمی دام مجدکم آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ آپ کا مدرسہ تو اللہ کے فضل سے بہت مشہور ہے اور جلسہ کے اشتہار بھی موصول ہوئے۔ شاید جناب کے سمع مبارک میں آیا ہوگا کہ پچیس سال سے پیر کے مرض میں مبتلا ہوں۔ سفر کی ہمت نہیں۔ مولانا غلام اللہ خان[۴] صاحب کے اصرار پر کچھ ہمت کرتا ہوں، لیکن پورا پتہ نہیں کہ وہاں بھی حاضر ہوسکوں گا کہ نہیں، بدنی حاضری تو مشکل ہے۔ دعا سے شامل ہوں۔ حق تعالیٰ آپ کے فیض کو قائم اور موجب قرب بنا دے۔ آمین ثم آمین۔

احقر محمد حسن از لاہور[۵]

---

۱ بعد میں جامعہ اشرفیہ کی دستار بندی میں کئی دفعہ تشریف لے گئے اور ملاقات ہوتی رہی۔

۲ دار العلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی۔

۳ خلیفہ ارشد حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ۔ بانی جامعہ اشرفیہ لاہور۔ مرشد کامل عارف وقت الامرتسری ثم اللاہوری۔ المتوفی

۴ مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی۔ ۵ کارڈ پر ۸ مئی ۱۹۵۱ء کی مہر ثبت ہے۔

از احقر محمد حسن[a]

آپ کے ارشاد پر عمل کرنے سے طبعی اور عقلی فرحت ہے لاکن مجبوری کی وجہ سے نہ احقر حاضر ہو سکتا ہے نہ حضرت مولانا کاندھلوی[1]۔ اور چونکہ یہ تکوینی امر ہے اور ہر تکوینی امر میں بیشمار منافع ہوتے ہیں۔ اس واسطے یقین ہے کہ عدم حاضری میں منافع ہیں۔ آپ بھی اس پر عقلاً مسرور رہیں اور بقول مرشدی[2] یقین رکھیں کہ اس وقت اسی میں حکمت و برکت ہے

چوں کہ بر میخت بہ بندد بستہ باش   چوں کشاید چابک و برجستہ باش

از احقر محمد حسن

بخدمت مخدومی و محترمی دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حضرت مولانا محمد ادریس کی طبیعت کچھ ناساز ہے۔ بخاری کا سبق دو یوم سے بند ہے۔ برخوردار عبید اللہ[3] بھی کچھ بیمار ہے۔ لاکن وہ آپ کی زیارت کا مشتاق ہے۔ اگر ہو سکا تو وہ حاضر ہو گا۔ ہے تو وہ جلسہ کے لئے بیکار ہی، تقریر نہیں کر سکتا۔ تلاوت قرآن شریف کر سکتا ہے۔ احقر مولانا سے عرض کرے گا۔ کہ اگر ہو سکے تو جلسہ میں شریک ہوں آپ دعا فرمائیں کہ وہ پہنچ سکیں۔ ان کی تقریر ہو سکے تو پھر ان شاء اللہ جلسہ ہو گیا۔[4]

۱۰ ار اپریل ۱۹۵۴ء - ۱۳۷۴ھ

---

[a] یہ سطور مولانا محمد ادریس کاندھلوی مدظلہ کے لکھے ہوئے کارڈ کی پشت پر تحریر فرمائی ہیں۔ کارڈ پر ۱۵ ار اپریل ۱۹۵۴ء کی مہر ثبت ہے۔

[1] حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی سابق استاد دارالعلوم دیوبند۔ شارح مشکوٰۃ۔ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

[2] حضرت حکیم الامۃ مولانا اشرف علی تھانوی مراد ہیں۔ مکتوب کا انداز بھی مرشد تھانوی جیسا حکیمانہ ہے۔

[3] مولانا عبید اللہ صاحب صاحبزادہ اکبر، حال مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور۔

[4] مولانا کاندھلوی مدظلہ۔ حسب معمول مولانا نے اس جلسہ میں بھی شرکت فرمائی اور عالمانہ بیان سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔